رجسٹرڈ نمبر ایل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
Regd. No. L5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم :- شنبہ ★ ۱۸ رجمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۲ ر تبلیغ ۱۳۳۴ ہش | ۱۲ ر فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۷

مسٹر چرچل چار طاقتی کانفرنس میں روس کے نئے وزیر اعظم سے گفتگو کرنے کو تیار ہیں

لیکن ایسی کانفرنس کا انعقاد جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے متعلق معاہدات پیرس کی توثیق کے بعد ہی ممکن ہو سکے گا

لنڈن ۱۱ر فروری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل نے کہا ہے کہ وہ اعلیٰ سطح کی چار طاقتی کانفرنس میں روس کے نئے وزیر اعظم مارشل بلگانن سے گفتگو کرنے کو تیار ہیں لیکن ایسی کانفرنس جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے متعلق معاہدات پیرس کی توثیق کے بعد ہی منعقد ہو سکے گی۔ اس امر کی وضاحت سر ونسٹن چرچل نے کل دارالعوام میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ ایٹلی کے سوال کے جواب میں کی۔ مسٹر ایٹلی نے دریافت کیا تھا کہ کیا مسٹر چرچل روسی قیادت میں تبدیلی کے پیش نظر روس کے نئے وزیر اعظم کو اعلیٰ سطح کی چار طاقتی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کے سوال پر غور کریں گے۔ سر ونسٹن چرچل نے آج اپنی کابینہ کا ایک اجلاس طلب کیا ہے۔ جس میں عالمی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ اپنی نوعیت کا یہ تیسرا اجلاس ہوگا۔ اس سے قبل برطانوی کابینہ عالمی صورت حال پر حال ہی میں دو مرتبہ غور و خوض کر چکی ہے

زیر آب شہر کی دریافت

بیونس ۱۱ر فروری۔ پیرو اور بولیویا کی سرحد پر جھیل ٹیٹی کاکا کی تہ میں ایک گمشدہ شہر دریافت کیا گیا ہے۔ یہ شہر جس کا نام چیچوپاٹا ہے۔ ایک امریکی غوطہ خور نے پانی کی سطح سے ۱۰۰ فٹ نیچے دریافت کیا ہے۔ اس غوطہ خور ولیم مارڈورف نے سطح آب کے نیچے شہر کے فوٹو بھی اتار لئے ہیں۔ بولیویا کا ایک پولیس سارجنٹ بھی اس مہم میں مارڈورف کے ساتھ تھا۔

ایک ہزار افریقیوں کو جوہنسبرگ سے نکال دیا گیا

جوہانسبرگ ۱۱ر فروری۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے رنگ دار باشندوں کو افریقیوں سے علیحدہ کرنے کی پالیسی پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں جنوبی افریقہ کی حکومت نے ایک ہزار ۴ افریقیوں کو شہر سے اپنے مکانوں کو چھوڑنے کا نوٹس دیا تھا۔ کل ان میں سے اکثر اشخاص نے اپنے مکان خالی کر دیئے۔ افریقیوں کے انخلاء کے وقت جنوبی افریقہ کی مسلح پولیس بھی موجود تھی۔ کیونکہ مسلح مخالفت کا خدشہ بھی محسوس کیا گیا تھا۔ بعض کنبوں نے حکومت کے حکم کی مخالفت کی اور ستیہ گرہ بھی کیا۔ یہ لوگ ایک مقامی مشن سکول میں منتقل ہو گئے ہیں۔ باقی لوگ جنہوں نے اپنے مکان چھوڑ دیئے ہیں۔ وہ جوہنسبرگ سے ۱۲ میل مغرب کی طرف منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ افریقیوں نے شہر کا جو حصہ خالی کیا ہے۔ اسے فرنگیوں کے رہائشی علاقہ میں تبدیل کیا جائے گا۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے بین الاقوامی عدالت کے جج کا عہدہ سنبھال لیا

ہیگ ۱۱ر فروری۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل یہاں بین الاقوامی عدالت کے جج کی حیثیت سے اپنا نیا عہدہ سنبھال لیا۔ موصوف کچھ عرصہ پہلے تک پاکستان کے وزیر خارجہ تھے۔ قیام پاکستان کے بعد سے آپ اس عہدہ پر فائز چلے آ رہے تھے کہ ۱۹۵۴ء میں آپ کو بین الاقوامی عدالت کا جج منتخب کر لیا گیا۔ چنانچہ اس انتخاب کے بعد آپ وزارت خارجہ کے عہدے سے سبکدوش ہو گئے۔ آپ کے علاوہ کل تین اور ملکوں کے ججوں نے بھی اپنے عہدے کا چارج لیا۔

وہ مسٹر ہمرشول کو حال ہی میں بھیجی ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق سلامتی کونسل کا اجلاس اب اگلے مہینے میں ہوگا۔ جس میں فارموسا کے بحران پر غور کیا جائے گا۔

ٹیرف کمیشن کے قیام کا مقصد

کراچی ۱۱ر فروری۔ پاکستان ٹیرف کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد نے کہا ہے کہ پسماندہ ملک کی ترقی کے لئے پیداوار کو بڑھانا نہایت ضروری ہے۔ کل انہوں نے ایک بیان میں کہا پاکستانی صنعت کا غیر ملکی صنعتوں کے مقابلہ میں تحفظ کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ اسی تحفظ کے لئے ٹیرف کمیشن قائم کیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان کیلئے انکم ٹیکس کے برطانوی مشیر

لندن ۱۱ر فروری۔ انگلستان کے ماہر مسٹر سٹیلے میلڈرلے آج بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ دو سال تک حکومت پاکستان کے انکم ٹیکس کے مشیر کی حیثیت سے کام کریں گے۔ آپ کی خدمات حکومت پاکستان کو کولمبو منصوبے کے فنی تعاون کے پروگرام کے تحت حاصل ہوئی ہیں۔

امریکہ میں چین کی نئی تجاویز پر غور

واشنگٹن ۱۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ آجکل امریکہ کی حکومت فارموسا میں لڑائی بند کرنے کے متعلق چین کی نئی تجاویز پر غور کر رہی ہے یہ تجاویز چین کے وزیر اعظم و وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل

کومنتانگ فوج کا ہراول یونٹ اہم دستاویزات لے کر تاچین سے فارموسا واپس پہنچ گیا

تاپئے ۱۱ر فروری۔ کومنتانگ فوجوں کا ایک ہراول یونٹ جزائر تاچین سے فارموسا واپس پہنچ گیا ہے۔ یہ یونٹ اہم کاغذات اور دستاویزات اپنے ہمراہ لایا ہے۔ فوج وہاں توڑ پھوڑ کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اہم سامان اور چیزیں تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ فوجی اہمیت کی ایسی تمام چیزیں جنہیں فارموسا نہیں منتقل کیا جا سکتا۔ اور کمیونسٹ انہیں استعمال کر سکتے تھے۔ تباہ کر دی گئی۔ ان دو جزیروں میں بھی جو تاچین کے شمال اور شمال مغرب میں واقع ہیں۔ اور جنہیں خالی کیا جا رہا ہے۔ توڑ پھوڑ کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ یہ کام دو روز میں مکمل ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۱ر فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"صحت اچھی ہے"

(الحمد للہ)

دفاعی معاہدے پر جلال بایار دستخط کرینگے

بغداد ۱۱ر فروری۔ ترکی و عراق کے مجوزہ دفاعی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے ترکی کے صدر جلال بایار اس ماہ کے آخر میں بغداد پہنچیں گے ترکی کے وزیر اعظم عدنان مندریز بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دونوں بغداد میں کتنے روز قیام کریں گے۔

جنرل رضا تہران پہنچ گئے

تہران ۱۱ر فروری۔ ایران میں پاکستان کے نئے سفیر جنرل رضا اپنے عہدے کا چارج لینے کے لئے کل کراچی سے تہران پہنچ گئے۔ حکومت ایران کے اعلیٰ افسروں نے آپ کا استقبال کیا۔ ان میں ایران کے وزیر تعلیم جناب رضا جعفری بھی شامل تھے۔ جو ایران کے خیر سگالی وفد کے رہنما کی حیثیت سے حال ہی میں پاکستان آئے تھے۔

یوپی میں ذبیحہ گاؤ کی ممانعت

صوبائی گورنر نے منظوری دیدی

الہ آباد ۱۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے گورنر مسٹر منشی نے اس کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی ہیں۔ جو کچھ عرصہ پیشتر یوپی میں گائے کے ذبیحہ سے متعلق سفارشات پیش کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ اب اس طرح یو۔پی میں گائے کا ذبیحہ ممنوع قرار دیدیا جائے گا۔ ایک ترجمان نے کہا ہے کہ عنقریب ہی اسمبلی میں گائے کے ذبیحہ سے متعلق ایک بل پیش کیا جائے گا۔

پاکستان اور دولت مشترکہ کے علاقوں کے درمیان تجارت

کراچی ۱۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ سال پاکستان نے دولت مشترکہ کے علاقوں کو دس کروڑ ۸ لاکھ پونڈ سٹرلنگ کا مال بھیجا اور اس کے مقابلے میں چھ کروڑ ۸ لاکھ پونڈ سٹرلنگ کا مال منگوایا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ تبلیغ ۱۳۳۴ہش

احساس ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء جو الفضل ۱۰ فروری میں شائع ہوا ہے۔ نہایت ہی سبق آموز خطبہ ہے اور چاہیئے کہ ہر احمدی اس کو بار بار مطالعہ کرے اور اس پر عمل کرے۔ اس عظیم خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی کا ایک ایسا گُر بتایا ہے کہ اگر ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ اس پر عمل پیرا ہو جائے۔ تو ہم چند ہی دنوں میں دنیا میں وہ انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ جس انقلاب کو پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ اور جس انقلاب کو پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے میں مبعوث فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں یہ اصول حسب ذیل ہے۔

جماعت کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ محنت سے کام کریگی اور عقل سے محنت کریگی اور پھر اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کی ذمہ دار قرار دے گی یہ ہیں تو ایک ہی چیز کے تین حصے لیکن یہ تینوں درجے ہیں۔ اول یہ کہ محنت سے کام کیا جائے۔ لیکن صرف محنت کے ساتھ کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک محنت عقل سے نہ کی جائے۔ اور عقل سے محنت کبھی نہیں کی جا سکتی۔ جب تک کہ انسان اپنے آپ کو نتائج کا ذمہ دار قرار نہ دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اصول کے جو تین اجزاء بتائے ہیں ان میں سے اگرچہ ہر ایک اپنی جگہ ضروری ہے مگر یہ امر کہ جو کام ہمارے سپرد کیا جائے۔ جب تک ہم اس کے نتائج کے اپنے آپ کو ذمہ دار نہ سمجھیں۔ اس وقت تک ہم اس کام کو بخوبی سرانجام نہیں دے سکتے نہایت اہم جزو ہے۔

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ذمہ داری ہی ایسی چیز ہے جس کے خیال سے ہم عقل سے محنت کر سکتے ہیں۔ محنت بجائے خود نہایت ضروری ہے۔ لیکن اگر اس طریق سے محنت نہ کی جائے۔ جس طریق سے وہ کام سرانجام پا سکتا ہے۔ تو محنت خواہ کتنی بھی کی جائے۔ ہم خاطر خواہ کامیاب نہیں ہو سکتے ہر ایک کام کو سرانجام دینے کے لئے ایک صراط مستقیم ہوتا ہے۔ اس صراط مستقیم کا دریافت کرنا عقل کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم

تو ساتھ ہی بار بار "افلا تعقلون" پر بھی زور دیا ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ ہمیں کام کرنے کے لئے صراط مستقیم دریافت کرنا ضروری ہے۔ اور یہ عقل سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے محنت عقل اور ذمہ داری سے ہی ہم اپنے کاموں کے صحیح نتائج کی توقع کر سکتے ہیں۔ اور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذمہ داری کی تشریح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"جب بھی کسی قوم کے افراد کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے۔ کہ کام کا نتیجہ ان کی طرف منسوب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ ناکامی کی صورت میں نتیجہ کو خدا تعالیٰ یا پھر قسمت کی طرف منسوب کریں گے۔ یا کسی نامعلوم عنصر کی طرف منسوب کر دیں گے۔ اور اس طرح ان کی پردہ پوشی ہو جائے گی۔ تو پوری جدوجہد کا احساس کبھی بھی ان میں پیدا نہیں ہوگا۔

پس جماعت یہ فیصلہ کرے کہ اس نے محنت کرنی ہے۔ اور پھر صحیح محنت کرنی ہے اور پھر وہ یہ فیصلہ بھی کر لے۔ کہ اگر اس کے کسی کام کا نتیجہ خراب نکلا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ جدوجہد صحیح طور پر نہیں ہوئی۔ یہ کہہ دینا کہ ایسا خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔ اول درجہ کا جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کام کا خراب نتیجہ نہیں نکالتا۔ اگر اس کے کسی کام کا خراب نتیجہ نکلا ہے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اگر تم ایسا کر لو۔ تو تمہارے اندر ایک امنگ اور ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ تمہاری جدوجہد بہت تیز ہو جائے گی۔ یورپ اور امریکہ کیوں ترقی کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کے عملاً اور کچھ قولاً بھی منکر ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ اول تو محنت سے کام کرتے ہیں۔ اور پھر ناکامی کی صورت میں نتیجہ کی ذمہ داری کسی اور پر نہیں ڈالتے۔ اگر خدا تعالیٰ انسان کے دخل کے بغیر کام کر دیا کرتا۔ تو امریکہ اور یورپ والے کیوں کامیاب ہوتے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرتا۔ ان کی مدد نہ کرتا۔ حال ہی میں انگلستان کے ریڈیو پر ایک عورت نے لیکچر دیا ہے۔ اور وہ اخبارات میں چھپا ہے۔ کہ اگر تم نے ترقی کرنی ہے۔ تو خدا کو بالکل بھول جاؤ۔ اور اگر خدا بنانا ضروری ہے۔ تو اپنے اچھے کاموں کو خدا اور بُرے کاموں کو شیطان سمجھ لو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار کے باوجود وہ برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے مرد اور عورت دیووں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہی سب کام کر رہا ہوتا۔ تو وہ روس امریکہ اور یورپ والوں کو سست بنا دیتا۔ اور تمہیں چست بنا دیتا۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ تمہارے حالات خراب ہیں۔ اور انہوں نے خوب ترقی کر لی ہے۔ اب یا تو یہ کہو کہ خدا تعالیٰ ماہر نہیں اور شیطان ماہر ہے۔ چونکہ ان کے ساتھ شیطان ہے اس لئے وہ جیت جاتے ہیں اور تمہارے ساتھ چونکہ غریب خدا ہے۔ اسے کچھ آتا نہیں۔ اس لئے تم ہر میدان میں ہار جاتے ہو۔ اور یا یہ کہو کہ خدا تعالیٰ تم سے بھی کچھ کام کروانا چاہتا ہے۔ اگر تم محنت کرتے ہو تو وہ تمہاری مدد کرتا ہے۔ اور اگر تم محنت نہیں کرتے۔ تو وہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔ اور تم ناکام رہتے ہو۔ اور یہی حقیقت ہے۔"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

ہم نے یہ طویل اقتباس اس لئے دیا ہے۔ تا کہ احباب جماعت پر اس خطبہ کی اہمیت واضح ہو جائے۔ اور ہم اس کو آئندہ کے لئے اپنا لائحہ عمل بنا لیں۔ اور سمجھ لیں۔ کہ کامیابی کے لئے ان تین چیزوں کا جمع ہونا نہایت ضروری ہے۔ ان کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔

اوّل۔ محنت
دوم۔ عقل
سوم۔ ذمہ داری

صدر انجمن احمدیہ کے لئے
مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت

رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب تک صرف تحریک جدید کے لئے واقفین لئے جاتے تھے۔ اب ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی واقفین زندگی کی تحریک کی جائے۔ پس اس بارہ میں مَیں اعلان کرتا ہوں کہ مخلص احباب اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ عام راہنمائی کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل قسم کے احباب کارآمد ہو سکیں گے

اوّل:۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر۔ دوم:۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

سوم:۔ ایسے افراد جن کو انتظامی کاموں کا تجربہ ہو۔ خواہ پنشنر ہوں

چہارم:۔ ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں۔ خواہ مڈل تک کی تعلیم ہو۔

گزارہ کے متعلق ہر ایک واقف کو صدر انجمن احمدیہ اطلاع دے گی کہ کس اصل پر وہ گزارہ دے سکتی ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

ضروری تصحیح

الفضل ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء میں صلا پر "خدمت خلق" کے زیر عنوان شائع ہونے والے اعلان میں تیسری سطر کے شروع میں "کانوں کو مسموم" کی بجائے "کانوں کو مسموع" شائع ہو گیا ہے۔ جو غلط ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں

(ادارہ)

اعلان

فتح محمد صاحب سکنہ موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو بوجہ عدم پابندی نظام سلسلہ جماعت سے خارج کیا جاتا ہے احباب جماعت مطلع رہیں۔

(قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

دورانِ سال کے اہم واقعات پر تبصرہ

تنظیمی اور تربیتی نقائص کو دُور کرنے کی نصیحت اور انتظام ملاقات کے متعلق منتظمین کو ضروری ہدایات

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

تقریر نویس :۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط دوم

فرمایا:۔

یورپ میں میں نے دیکھا ہے ان کے ہاں ایسی تربیت ہے کہ خطرناک سے خطرناک وقت میں بھی وہ اپنے

نظام کو نہیں بگڑنے دیتے

میں نے اخبار میں ایک دفعہ ایک واقعہ پڑھا واللہ اعلم واقعہ تھا یا لطیفہ۔ مگر اس نے واقعہ کے طور پر لکھا تھا۔ کہ کسی سینما میں لوگ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ کہ آگ لگ گئی۔ آگ کو دیکھ کر لوگ باہر کی طرف بھاگے۔ اب ڈر یہ پیدا ہوا کہ دروازہ رُک جائے گا۔ لوگ اس میں پھنس جائیں گے۔ اور جتنی دیر میں دس نکل سکتے ہیں اتنی دیر میں شائد دو ہی نکلیں۔ ایک ہوشیار آدمی وہاں کھڑا ہوا تھا۔ اس نے جب ان کی یہ حالت دیکھی۔ تو اس نے سمجھا کہ ان کو فوراً نظم میں لانا چاہیئے۔ ورنہ پھر ان کا بچنا مشکل ہو جائیگا ان کے ہاں ایک قاعدہ ہوتا ہے جسے کیو (Que) کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو یہ ہے کہ ایک دوسرے کو دھکا دیتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے۔ ان کے ہاں

قاعدہ یہ ہے

کہ ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ اور پھر اسی ترتیب سے جاتے ہیں جس ترتیب سے کہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔ اور یہ عادت ان میں اس قدر راسخ ہو گئی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ لنڈن میں دیکھا میں جا رہا تھا۔ چوہدری صاحب اور دوسرے دوست ساتھ تھے۔ ایک گلی میں کوئی سو گز کی ایک لمبی قطار تھی۔ اور اس کے پہلو میں اسی طرح کی ایک دوسری قطار تھی۔ اور اسی طرح ایک تیسری قطار تھی۔ سب لوگوں کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے جگ پکڑے ہوئے تھے۔ تینوں کے اگلے سرے کھڑکی کے پاس تھے۔ اور پچھلا سرا ایک کا بہت دور تھا۔ اور دوسرے کا اس سے کم۔ تیسری کا نصف میں ختم ہو جاتا تھا۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا یہ شراب خانہ ہے۔ اور یہ شراب خریدنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور یہ جو پہلی قطار ہے اس سے شراب تقسیم ہونی شروع ہوگی۔ یہاں تک کہ آخری آدمی شراب خرید لیگا اس کے بعد دوسری قطار کا اگلا آدمی آگے آئے گا۔ اور پھر تیسری کا۔ اب

شراب جیسی چیز

جو نشہ میں انسان کی عقل مار دیتی ہے۔ اس کے وہ خریدار تھے اور شائد کہیں نہ کہیں سے پی کر بھی آئے ہوں گے۔ لیکن اب وہ اپنے گھروں کو شراب لے جا رہے تھے۔ اس دن ہفتہ کی شام تھی۔ اور چونکہ ہفتہ کے دن ان کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ اس دن بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا یہ محض اس وجہ سے آرام سے کھڑے ہیں۔ کہ تا ان کا متورہ قومی نظام نہ ٹوٹے۔ خیر واقعہ میں یہ سنا رہا تھا۔ کہ جب آگ لگی اور لوگ نکلنے لگے۔ تو ان میں سے ایک نے دیکھا۔ کہ اس طرح خطرہ بڑھ گیا ہے۔ تب اس نے وہی کیو (Que) کی آواز دی۔ یہ لفظ اس نے زور سے پڑھا۔ تو یکدم سارے ہٹ کے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہونے شروع ہوگئے۔ گویا ایسی عادت پڑی ہوئی تھی۔ کہ وہ بھول ہی گئے۔ کہ آگ لگی ہوئی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ہمارے کے سارے آرام سے باہر نکل گئے۔ لیکن ہمارے ہاں یہ تنظیم اتنی یوں

نہیں :

ابھی مجھ سے

ایک عزیز نے سوال کیا

اور کہا کہ میں ولایت سے آیا ہوں۔ میں ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا رنگ کچھ متغیر سا ہوا ہوا تھا۔ شائد اس خیال سے کہ کہیں مجھ سے خفا نہ ہو جائیں۔ خیر وہ مجھ سے کہنے لگا۔ خبر نہیں کیا بات ہے کہ ان لوگوں کے اخلاق ہم سے اچھے ہیں۔ میں ہنس پڑا۔ اور میں نے کہا میرا اپنا خیال یہی ہے۔ کہ ان کے اخلاق اچھے ہیں وہ یہ سمجھتا تھا۔ کہ شائد مولویوں کی طرح یہ بھی خفا ہو جائیں گے۔ کہ تم نے اپنی قوم کے اخلاق کو بُرا کہا ہے۔ حالانکہ جب سچی بات یہی ہے کہ ان کے اخلاق اچھے ہیں۔ تو ہم اس کے سوا کہہ کیا سکتے ہیں۔ پس میں نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ میرا اپنا بھی یہی خیال ہے۔ پھر اس نے جھجکتے ہوئے مجھ سے پوچھا ایسا کیوں ہے؟ پھر میں نے اس کو سچا سچا جواب دیا۔ کہ یہ شراب کی وجہ سے ہے۔ اس نے حیرت سے کہا کیا شراب کی وجہ سے ان کے اخلاق اچھے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ اب میں نے سمجھا۔ کہ اب یہ دوسرا وسوسہ اس کے دل میں پیدا ہوگا۔ کہ پھر شراب شروع کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہمارے اخلاق بھی اچھے ہو جائیں۔ تو میں نے اس کو بتایا کہ

اصل بات یہ ہے

کہ شراب میں ہزاروں خرابیاں بھی ہیں لیکن شراب میں ایک خوبی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ اجتماعِ فکر کر دیتی ہے۔ جس چیز کو سنیں یا کہیں اسی کو دہراتے چلے جائیں گے اور کسی دوسری چیز کا ان میں احساس ہی نہیں ہوگا:

میں نے کئی دفعہ سنایا ہے ایک دفعہ میں گھر میں ٹہل رہا تھا۔ اور ٹہلتے ٹہلتے کوئی کتاب یا کوئی مضمون لکھ رہا تھا۔ نیچے سے مجھے کسی شخص کی آواز آئی۔ جو دوسرے کو پنجابی میں کہہ رہا تھا۔ کہ "بھائی سورن سنگھ کیا پکوڑے کھانے ہیں"۔ مجھے یہ فقرہ کچھ عجیب سا معلوم ہوا۔ چھوٹی سی دیوار تھی۔ پاس ایک سٹول پڑا ہوا تھا۔ میں نے سٹول پر کھڑے ہو کر نیچے جھانکا۔ کہ کیا بات ہے تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار جا رہا تھا۔ اور دوسرا آدمی جو پیدل تھا وہ اسی جگہ موڑ پر جہاں

صدر انجمن احمدیہ کا دفتر

ہوا کرتا تھا۔ اور اس کے اوپر مکان کے دوسری طرف میرا دفتر تھا گلی کے نیچے نکڑ میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اکٹھے آئے ہیں۔ مگر وہاں آ کے وہ تھک کے بیٹھ گیا ہے اور گھوڑے والا جا رہا ہے۔ اور وہ عجیب لچکدار طرز پر جیسے کوئی ناز کرتا ہے کہہ رہا تھا "سورن سنگھا پکوڑے کھانے ہیں"۔ اس آواز کو سن کر مجھے تعجب ہوا۔ مگر پھر میرا تعجب اور بڑھا کہ سورن سنگھ صاحب گھوڑے پر چڑھے ہوئے کوئی پندرہ گز چلے گئے۔ اور وہ وہیں بیٹھے ہوئے کہتا جاتا ہے "سورن سنگھا پکوڑے کھانے ہیں" پھر میں نے دیکھا کہ سورن سنگھ صاحب تو گلی کی دوسری نکڑ پر پہونچے ہوئے ہیں اور یہ ابھی پکوڑوں کی دعوت دے رہا ہے۔ اس کے بعد وہ اور آگے نکل گئے اور غالباً پھر وہ

بہشتی مقبرہ تک

بھی جا پہنچا۔ اور وہ شخص بیٹھے ہوئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے دوستوں کے لئے ہمدردی اور غمخواری

"اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے۔ اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے۔ کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو۔ تو سارا بدن بےچین اور بےقرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مجھے ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں۔ کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔ اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے۔ کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے۔ تو طبیعت میں ایک بیکلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے۔ اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا۔ جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو۔ کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بےچینی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نہیں بتلا سکتا۔ کہ کس قدر اوقات غموں میں گذرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں۔ اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے۔ کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کروں۔ دعا کی قبولیت میں بڑی بڑی امیدیں ہیں۔"

(ملفوظات)

یہی کہہ رہا تھا۔ "بھائی سورن سنگھ کیا پکوڑے کھانے ہیں" اب سورن سنگھ صاحب شاید گھر بھی جا پہنچے تھے۔ اور یہ بیٹھا میرے گھر کے نیچے "پکوڑے کھانے ہیں" کا راگ الاپ رہا تھا۔ یہ چیز صرف شراب کی وجہ سے تھی۔ میں سمجھ گیا۔ کہ اس نے شراب پی ہوئی ہے۔ تو شراب اجتماعِ فکر کرتی ہے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ

علم النفس کے ذریعہ سے

یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس چیز پر متواتر انسانی ذہن لگ جائے۔ وہ دل میں میخ کی طرح گڑ جاتی ہے۔ تو دوسری خوش قسمتی ان کو یہ نصیب ہوئی۔ (اصل میں تو بدقسمتی تھی مگر خوش قسمتی یہ نصیب ہوئی) کہ کسی نہ کسی وجہ سے مسیحی قوم میں

اخلاق اور رحم اور عفو

پر خاص زور دیا گیا۔ جب وہ شرابیں پی کے اور سج سجا کے اتوار کی چھٹی میں گرجے میں جاتے ہیں (کام ان کو بڑا کرنا پڑتا ہے) تو وہاں جاتے ہی پادری ان کو کہتا ہے۔ کہ تم میں رحم ہونا چاہیئے۔ تم میں شفقت ہونی چاہیئے۔ تم میں صفائی ہونی چاہیئے۔ تم میں نظم ہونا چاہیئے۔ تم میں غریبوں کی ہمدردی ہونی چاہیئے۔ یہ وہ سنتے ہیں اور پھر یہی خیال ان کے دماغ میں گھومتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں یہ کیفیت ہے۔ کہ ہم ہر چیز کے متعلق اس طرح کودتے ہیں جس طرح بندر درخت پر کودتا ہے۔ ابھی ایک خیال ہوتا ہے۔ پھر دوسرا خیال ہوتا ہے۔ پھر تیسرا خیال ہوتا ہے۔ پھر چوتھا خیال ہوتا ہے۔ ایک جگہ پر ہم ٹکتے ہی نہیں۔ جس کی وجہ سے

اعلیٰ سے اعلیٰ قرآنی تعلیم

اور حدیثی تعلیم ہمارے اندر جذب نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم جھٹ اس سے کود کر آگے چلے جاتے ہیں۔ (رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا علاج مراقبہ بتایا ہے۔ اور مختلف شکلوں میں صوفیائے کرام نے اس پر عمل کی تدابیر نکالی ہیں۔ مگر اس مادی دور میں اس کو پوچھتا کون ہے) تو میں نے کہا۔ ایسا شراب کی وجہ سے ہے۔ اور میں نے ان کو بتایا۔ کہ ہمارے ہاں بھی خدا تعالےٰ نے اس کا علاج رکھا ہے۔ مگر ہمارے علماء نے وہ علاج اختیار نہیں کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم اور حدیث کی تعلیم جو ان امور کے متعلق ہے۔ اس کو بار بار ذہن میں لایا جائے۔ جسے مراقبہ کہتے ہیں۔ اور پھر بار بار لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ مگر ہمارے ہاں تو بجائے یہ کہنے کے کہ

اخلاق کی درستی ہونی چاہیئے

بس یہی ہوتا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو۔ یوں سجدہ کرو۔ یوں ڈھیلہ استعمال کرو۔ کم سے کم سات دفعہ جب تک پتھر سے خاص خاص حرکات نہ کرو۔ تمہارا ڈھیلے کا فعل درست ہی نہیں ہو سکتا۔ غرض یا قشر پر زور دیا جاتا ہے۔ یا رسم پر زور دیا جاتا ہے۔ اور جو اصل سبق ان احکام کے پیچھے ہے۔ اسے بالکل نظر انداز کیا جاتا ہے۔ غرض ادھر دماغوں کو اپنی طرف متوجہ رکھنے والا جو ایک جسمانی سامان ان کو میسر ہے وہ ہمیں نہیں۔ ہمارے پاس روحانی سامان تھے۔ اخلاقی سامان تھے لیکن ان کو ہم استعمال نہیں کرتے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ ان کے ہاں یہ اخلاق پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں نہیں ہوتے۔ تو بہرحال تربیت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرتی۔ اور ہمارے ملئے ضروری ہے۔ کہ ہم تربیت کریں۔ لیکن بار بار جلسہ پر بھی میں نے کہا ہے۔ خطبے بھی کہے ہیں۔ زبانی بھی ہدایتیں دی ہیں۔ لیکن "وہی ڈھاک کے تین پات" وہ بات اپنی جگہ سے ہلتی نہیں۔ مثلاً ملاقات ہوتی ہے۔ اس ملاقات کے لئے میں نے متواتر عیدوں پر ہدایتیں دی ہیں۔ جلسے پر ہدایتیں دی ہیں۔ کہ جو لوگ آتے ہیں۔ وہ اپنی محبت کے جذبہ میں آتے ہیں۔ تمہاری طرح ڈیوٹی پر نہیں کھڑے ہوئے۔ ان کا دل یہ چاہتا ہے۔ کہ جہاں سے ہم داخل ہوں۔ خلیفہ کے مُنہ پر ہماری نظر پڑنی شروع ہو جائے۔ مگر

بار بار سمجھانے کے باوجود

پہریدار ہمیشہ میرے مُنہ کے آگے کھڑا ہوتا ہے۔ اور ملاقاتی کو لا کر اور پھر اپنی پیٹھ کے پیچھے سے گذار کر سامنے کرتے ہیں۔ تا کہ اسے کچھ نظر نہ آئے۔ اور جس وقت وہ میرے پاس آتا ہے۔ اس وقت ایک دوسرے ملاقات کروانے والے صاحب اس کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیتے ہیں۔ اور اسے کہتے ہیں "چلو پیچھے کو" وہ نظارہ بالکل ایسا ہوتا ہے۔ جیسے تین آنہ والی یا چھ آنہ والی مشین ہوتی ہے۔ جس کے اندر کوئی تین آنے یا چھ آنے ڈالے۔ تو اندر سے ایک پیکٹ نکل آتا ہے۔ اس غریب ملاقاتی کی ملاقات بھی اسی پیکٹ کے نکلنے کی طرح ہوتی ہے۔ اور کچھ نتیجہ نہیں نکلتا۔ بار بار میں نے سمجھایا ہے۔ کہ ایسا نہ کیا کرو۔ بعض کارکن ایسے ہیں۔ کہ ان کے متعلق میں نے یہاں تک ہدایت دی کہ آئندہ ان کو کام پر نہ مقرر کیا کرو۔ کیونکہ یہ ہمیشہ دخل دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہی مقرر ہوتے ہیں اور

ان کا کام یہ ہوتا ہے

کہ ہاتھ پکڑا اور نکالا۔ ہاتھ پکڑا اور نکالا۔ حالانکہ میں نے منع کیا ہوا ہے۔ کہ اگر میں سمجھوں گا کہ اب روکنے کا وقت آیا ہے۔ تو میں آپ کہہ دوں گا۔ کہ ان کو رخصت کر دو۔ جب تک میں نہیں کہتا تمہارا کام نہیں کہ ان کو گھسیٹو یا اگر خطرے والی بات ہو۔ تو بے شک اس وقت ہر انسان اپنی عقل کو استعمال کرتا ہے۔ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ کوئی دشمن آگیا ہے۔ اور وہ کوئی حملہ کرنا چاہتا ہے تو پھر تمہیں

میرا حکم لینے کی ضرورت

نہیں۔ آپ ہی اپنی طرف سے انتظام کر سکتے ہو مگر وہ تو لاکھوں میں سے کوئی شخص ہوگا۔ اگر فرض کرو مجھے نو ہزار آدمی ملتا ہے۔ تو اس میں سے آٹھ ہزار نو سو ننانوے تو نیک اور مخلص اور محبت کرنے والا ضرور ہوتا ہے۔ اس کے لئے اس قسم کی حرکتیں کرنے کی ضرورت کیا ہوئی۔ لیکن کبھی باز نہیں آتے۔ پھر مردوں نے تو کچھ نہ کچھ تنظیمیں کرلی ہیں۔ مگر عورتوں میں بھی یہی ہوتا ہے۔ مثلاً آج ہی میں نے یہاں آنا تھا۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ مجھے کچھ تھوڑا سا وقت دے دینا۔ تا کہ میں اس میں اپنے نوٹوں پر نظر ڈال لوں۔ اور وہ پھر دماغ میں تازہ ہو جائیں۔ تو مجھے کہا گیا کہ اچھا ایک گھنٹہ ملاقات ہوگی۔ لیکن یہ نہیں سوچا۔ کہ ایک گھنٹہ میں کتنی ملاقاتیں ہو سکتی ہیں۔ مردوں میں اندازہ ہے۔ کہ انہوں نے اندازے کرلئے ہیں۔ کہ ایک گھنٹہ میں اتنے آدمیوں کی ملاقات ہوتی ہے۔ اگر وہ گھنٹہ کہیں گے۔ تو ساتھ آدمی بھی بتا دیں گے۔ کہ اتنا آدمی آئے گا۔ مگر انہوں نے گھنٹہ کی ملاقات رکھ دی۔ اور چھ گھنٹہ کی عورتیں جمع کرلیں۔ پھر عورتوں بیچاریوں کے لئے اور بھی مشکل ہوتی ہے۔ یعنی کچھ تو ایسی ہوتی ہیں۔ کہ پردہ میں لپٹی لپٹائی آئیں اور یہ کہہ کے چلی گئیں کہ السلام علیکم۔ دعا کے لئے آئی ہیں اور کچھ جیسے میں نے کہا ہے۔ ہمارے گھروں میں پرانی آنے والی ہوتی ہیں۔ جن کی گودیوں میں ہم پلے تھے۔ یا جنہوں نے ہم کو کھلایا ہُوا تھا۔ وہ تو کہتی ہیں۔ کہ یہ ہماری جائیداد ہے۔ ہم چھوڑیں گی نہیں۔ تم ان کو پکڑ پکڑ کے گھسیٹو بھی۔ کچھ بھی کرو وہ یہی کہتی چلی جائیں گی۔ کہ "ذرا ٹھہر جاؤ اک گل کرنی ہے"۔ غرض وہ اپنی ہی کہی جاتی ہیں۔ تو ان کو بھی چاہیئے۔ کہ ان ساری باتوں کو سوچ کر آدمیوں کی بھی تقسیم کرلیں۔ اور وقت بھی مقرر کرلیا کریں۔ کہ اتنا وقت ہے۔ اور اس میں اتنے آدمی مل سکتے ہیں۔ پھر اتنے آدمیوں کو آنے دیں۔ اور اس کے بعد والوں کے لئے دوسرا وقت مقرر کر دیں۔ مگر باوجود سمجھانے کے ان میں ابھی یہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ پس میں

پھر دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ اگر تم نے تربیت نہیں حاصل کرنی۔ تو پھر اس لیکچر کی غرض ہی بیکار ہے۔ اس میں تو یہی بتایا جائیگا۔ اور بتایا جاتا ہے۔ اور بڑی بات اور اہم بات اس میں یہی ہوتی ہے۔ کہ ہماری جماعت کو اپنے اخلاق کس طرح زیادہ سے زیادہ ٹھیک کرنے چاہئیں۔ اور کس طرح اپنی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ درست کرنا چاہیئے۔ (باقی)

فکرونظر

جو خصوصیت آسمانی معلمین اور مامورین ربانی کو سب سے زیادہ باقی دنیا سے ممتاز نمایاں اور بلند کر دیتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی حفاظت پر ان کا زندہ کامل اور مستحکم یقین ہے۔ ان کی ہر حرکت اور ہر عمل کا سرچشمہ یہی یقین ہوتا ہے۔ انسان اپنی دنیوی قابلیت لیاقت۔ علم۔ تجربہ اور عقل سے خواہ شہرت اور ترقی کی کتنی منازل طے کر جائے۔ اور ایک عالم میں اپنی دھاک بٹھا لے۔ لیکن جب تک اس کا آسمان سے تعلق نہ ہو وہ یہ یقین حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس یقین کی کیفیت کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا

اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے دو حوالوں سے لگایا جا سکتا ہے۔ مولانا مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی جن کو بعض لوگ ایک مذہبی عالم اور راہنما سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جو کچھ آدمی کے امکان میں ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ کائنات پر غور کرے۔ یہ نتیجہ اخذ کر سکے کہ خدا ہے اور اس کے کام شہادت دیتے ہیں کہ اس کے اندر یہ صفات ہونی چاہئیں۔ یہ نتیجہ بھی علم کی نوعیت نہیں رکھتا بلکہ صرف ایک عقلی قیاس اور گمان غالب کی نوعیت رکھتا ہے۔ اس قیاس اور گمان کو جو چیز پختہ کرتی ہے۔ وہ یقین اور ایمان ہے۔ لیکن کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ جو اس کو علم کی حد تک پہنچا سکے"۔

(ترجمان القرآن جلد ۴۳ نمبر ۶)

اب سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر بھی اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق ملاحظہ فرمائیے!

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح یہ خوشخبری دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"۔ (کشتی نوح)

یورپین اقوام کا "عدل و انصاف"

ایشیائی اقوام تو خیر ہر لحاظ سے پسماندہ جاہل اور متمدن سمجھی جاتی ہیں! ان میں اگر تنگ دلی ناانصافی ظلم اور عدم رواداری پائی جائے تو اسے ان کی جہالت کا کرشمہ سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن یورپین اقوام وسعت قلب۔ عدل و انصاف اور رواداری کے جو مظاہرے کر رہی ہیں۔ ان کا بھی ایک نمونہ ملاحظہ ہو!

"نیروبی ۳۱ جنوری مشرقی افریقہ کے کمانڈر انچیف جنرل ارسکائن نے اعلان کیا ہے کہ ماؤ ماؤ تحریک کے دوران ایک ایک برطانوی کے بدلے میں ۲۶۰ ماؤ ماؤ افریقی مارے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان ایک پریس کانفرنس میں کیا جس میں وہ ماؤ ماؤ تحریک کے مقابلے میں سرکاری فوجی کارروائیوں کے نتائج بیان کر رہے تھے"۔

(نوائے پاکستان ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

ماؤ ماؤ تحریک خواہ کتنی ہی بری ہو اور اس کے حامی جو کارروائیاں کر رہے ہیں۔ خواہ کتنی ہی قابل مذمت ہوں۔ مگر بہر حال ایک ایک برطانوی باشندہ کے بدلے میں ۲۶۰ افریقیوں کو مار ڈالنا بھی انصاف کا خون کرنا ہے۔ اور یہ دیکھکر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ یہ کارروائی ایک ایسی قوم کے افراد کر رہے ہیں۔ جو یورپ کی تعلیم یافتہ اور متمدن اقوام میں سب سے زیادہ وسعت قلب اور رواداری کی حامل ہونے کی دعویدار ہے۔

عورتوں کے حقوق

پنجاب اسمبلی کی رکن محترمہ بیگم تصدق حسین نے پچھلے دنوں ایک مسودۂ قانون اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جس کے تحت ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قانوناً ممنوع قرار دینے کی سفارش کی گئی ہے

حال ہی میں۔ جب پنجاب یونیورسٹی جرنلسٹس ایسوسی ایشن نے ایک ایسے مذاکرہ کا انتظام کیا۔ جس میں شادی کے قوانین کی اصلاح کا مسئلہ زیر غور لایا گیا۔ تو بیگم تصدق حسین نے بھی اس میں حصہ لیا۔ اور اپنے مسودہ قانون کے حق میں دلائل دیتے ہوئے عورتوں کی موجودہ حالت۔ کثرت ازدواج کی صورت میں مردوں کی طرف سے بے انصافی طلاق۔ حق مہر اور خلع وغیرہ کا تفات کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان خرابیوں کی وجہ سے کس طرح ہمارے معاشرہ کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے

تعداد ازدواج پر پابندی لگانے کا خیال اور پھر وہ بھی ایک اسلامی ملک میں!

یہ بات بتاتی ہے کہ غیر تو غیر خود اپنے بھی اسلام کے سراسر حق و حکمت پر مبنی احکام کو سمجھنے میں کس قدر ٹھوکر کھا رہے ہیں۔ ہم تو غیر مسلم ممالک کو بھی مسئلہ تعداد ازدواج کا قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کجا یہ کہ خود اپنے ہاں بھی اس پر نکتہ چینی کی جائے۔

لیکن اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچا جائے۔ تو اسلام کے اس پر حکمت حکم کو بدنام کرنے میں غیروں کے علاوہ اپنوں کا بھی حصہ ہے۔

اگر ہم پورے طور پر اسلامی احکام کے مطابق عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ ان سے انصاف کا معاملہ کریں۔ تو یقیناً یہ اسلامی مسائل کبھی بدنام نہ ہوتے۔ اور معاشرہ میں خرابی پیدا نہ ہوتی۔ اسلام کے نام کا غلط استعمال اور معاشرہ کی بڑھتی ہوئی انہی خرابیوں کو دیکھکر اس دفعہ جلسہ سالانہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے احباب جماعت کو خاص طور پر عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا تھا:۔

"مرد یاد رکھیں کہ عورت ایک مظلوم ہستی ہے اس کے ساتھ محبت اور شفقت کے سلوک سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہٖ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک کرتا ہے۔

افسوس ہے کہ ایک لمبے عرصے کی وعظ و نصیحت کے باوجود ابھی تک ہماری جماعت عورتوں کے حقوق پر پوری طرح کاربند نہیں ہوئی۔ بہر حال مردوں کو اپنے رویہ میں اصلاح کرنی چاہیئے۔ ورنہ مرد اگر عورتیں دونوں ان بشارت سے محروم ہو جائیں گے۔ جو ان میں اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

روزنامہ نوائے پاکستان لاہور میں ہو حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی امیر انجمن خدام الدین لاہور کا ایک خطبہ یوم الجمعہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی اور اس کا ترجمہ بھی بیان کیا پیشگوئی اور اس کا ترجمہ انہیں کے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہے۔

"لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ۔ ترجمہ تم ضرور پہلوں (یہود و نصاریٰ) کے طریقوں پر چلوگے بالشت بھر بالشت ہاتھ بھر ہاتھ (ناپ میں پورا اترو گے)"

(نوائے پاکستان ۳۱ جنوری ۱۹۵۵ء)

جیسا کہ مولانا احمد علی صاحب نے فرمایا: فی الحقیقت یہ حدیث نبوی ہر سچے مسلمان کے لئے مقام عبرت ہے۔ لیکن افسوس کہ بہت کم عبرت حاصل کرتے ہیں۔

لیکن اس حدیث کو پڑھ کر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں اس انذار کے ساتھ ساتھ کوئی تبشیر اور خیر و برکت کا پہلو بھی موجود ہے یا نہیں؟ جہاں امت کی اس ناگفتہ بہ حالت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ خبر دی ہے۔ وہاں اس کی اصلاح اور اس کی نشاۃ ثانیہ کی بھی کوئی صورت بتائی ہے یا نہیں؟ اگر بتائی ہے تو وہ کیا ہے؟ کیا مولانا احمد علی صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے؟ (خورشید احمد)

اعلان دارالقضاء

"میاں عبدالسمیع صاحب نون ولد حافظ عبدالعزیز صاحب نون آف جلالپور حال پلیڈر ہری پورہ سرگودھا نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مرحوم کے نام پر امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۲۶۵/۵ روپے جمع ہیں۔ وہ مرحوم کے شہید کے نام منتقل کئے جائیں۔ اسلئے اگر کسی کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

تحریک جدید اور بیرونی ممالک کی جماعتیں

عہدہ دار خاص توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی انیس سالہ فہرست ایک حد تک بن چکی ہے۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں کی فہرست کا ایک حصہ بننے والا ہے۔ دفتر کی طرف سے نومبر ۱۹۵۴ء کے پہلے عشرہ میں ایک چٹھی کے ذریعہ عرض کیا گیا تھا کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے عہدہ دار خاص توجہ فرما کر ان احباب کی ایک فہرست ارسال فرمائیں جن کے انیس انیس سال پورے ہیں اور کہ جہاں تک ہو سکے ان کی سالانہ موعودہ رقم بھی اندراج کریں۔ اور ان کے نام بھی مع رقم درج کریں جو اپنی زندگی میں تو وعدہ کر کے ادا کرتے رہے ہیں اور زندگی میں ادا کرتے ہوئے وفات پا گئے۔ کیونکہ ان کے نام بھی فہرست میں آتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جو احباب ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا بقایا رکھتے ہوں وہ اپنا بقایا ادا کر کے شامل فہرست ہو سکتے ہیں ان کا بقایا وصول کر کے ارسال کیا جائے۔

دفتر کی غرض اس سے یہ ہے کہ تا دفتر مقامی جماعتوں کی فہرست کا مقابلہ اپنے ریکارڈ سے کر لے۔ اور اس طرح اگر کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تو وہ دور ہو جائے تا اشاعت فہرست پر کسی دوست کو مرکز یا مقامی عہدہ دار پر شکوہ کا موقعہ نہ رہے۔

مگر اس تین ماہ کے عرصہ میں بہت کم جماعتوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک کے عہدہ داران سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ براہ مہربانی فوری توجہ فرما کر اپنے جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔

احباب یہ بھی نوٹ رکھیں کہ فہرست اس طرح بن رہی ہے۔ پہلی فہرست ان کی جو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک متواتر اضافہ کرتے چلے گئے۔ دوسری فہرست ان کی جو قواعد کے مطابق دیتے رہے۔

قاعدہ یہ تھا کہ پہلے تین سال میں تو بہرحال اضافہ ہو۔ اور چوتھے سال میں یہ رعایت تھی کہ پہلے سال کے برابر دے کر آئندہ دسویں سال تک اضافہ کرتا گیا ہو۔ اور پھر دسویں سال کے بعد گیارھویں سال میں یہ رعایت کہ پہلے سال کے برابر دے کر آئندہ انیسویں سال تک اضافہ کرتا گیا ہو۔

تیسری فہرست ان کی جو ان قواعد کے مطابق نہیں بلکہ ان قاعدوں سے کم دیتے رہے۔ اور کم سے کم پانچ روپیہ کی شرح کو قائم رکھا۔

"یاد رہے کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا۔ مومن ایک بات ہی جانتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال خرچ کر کے اس دنیا سے گذر جائے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق عمل قبول کرنا ہوگا۔ اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پکار رہے ہیں کہ اے مزدورو!!! آؤ اس عمارت کی تکمیل کرو۔ جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریمؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔"

پس بیرونی ممالک کی جماعتوں کے عہدہ دار اور بارسوخ و بااثر احباب خاص توجہ فرمائیں اور اپنی جماعت کی فہرست انیس سالہ جلد تر ارسال فرمائیں تا ان کے نام ایک کتاب میں شائع ہوں اور کسی کا نام جو حصہ لیتا رہا ہے رہ نہ جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے سید منیر احمد صاحب کا نکاح امۃ الرزاق دختر بنت مکرم خان میر خان صاحب افغان سابق باڈی گارڈ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر مسجد مبارک میں مؤرخہ ۲/۱/۵۵ پڑھا گیا۔ احباب جماعت اس تعلق کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید علی احمد انبالوی حال مقیم ربوہ)

ذیل کے پتہ پر "تحریک حج" کی رکنیت قبول فرمانے کی اطلاع بھجوا دیجئے

"مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ"

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ امتحانات قریب آ رہے ہیں۔ لجنات غریب اور مستحق بچوں کے لئے پرانے کورس اکٹھے کریں۔ اور کچھ فنڈ اکٹھا کر کے نئے کورس بھی خرید کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اکثر غرباء کتابیں نہ ہونے کی وجہ سے اپنے بچوں کی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس بارے میں ابھی سے کوشش کریں اور اس کے متعلق جو بھی آپ نے کام کیا ہے اس کا ذکر اپنی رپورٹ میں کریں۔ ہر سال یہ تحریک کی جاتی ہے۔ لیکن آج تک بیرونی لجنات میں سے ایک لجنہ نے بھی اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔ مہربانی کر کے گذشتہ تغافل کو چھوڑتے ہوئے اس سال ضرور یہ کام کریں اور رپورٹ دیں۔

(سیکرٹری شعبہ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

جماعتوں کے امراء اور مبلغین سلسلہ توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے فیصلہ اور ریزولیوشن نمبر ۲۶۹ کی تعمیل میں جماعتوں کے امراء اور مبلغین سلسلہ کو ماہ ستمبر ۵۴ء میں لکھا گیا تھا۔ کہ اپنے اپنے علاقہ کی جماعتوں کی رپورٹ بھجوائیں۔ اس رپورٹ میں اچھے اور برے دونوں قسم کے حالات کا جائزہ لیا جائے اور بتایا جائے کہ جہاں تربیتی کام میں ناکامی ہوتی ہے وہاں اس کے کیا اسباب ہوتے ہیں۔ ماہ اکتوبر میں اس کی الفضل کے ذریعہ یاددہانی کرائی گئی تھی اور اس سلسلہ میں جماعتوں سے خط و کتابت کی گئی اس کے نتیجہ میں بہت سی جماعتوں کی طرف سے رپورٹ موصول ہو چکی ہے۔ مگر ابھی ایک معقول تعداد جماعتوں کی ایسی ہے جن کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ مہربانی کر کے امراء اور مبلغین صاحبان جلد سے جلد رپورٹ بھجوائیں۔ تاکہ اس نقشہ اور چارٹ میں آپ کی جماعتوں کا ذکر آ جائے جو نظارت ہذا تیار کر رہی ہے اور مجلس مشاورت کے موقعہ پر وہ اپنی اپنی جماعت کی تربیتی حالت اور مقام کا معائنہ کر سکیں۔ فوری توجہ مطلوب ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

دار القضاء کا اعلان

مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ بیوہ چودھری غلام رسول صاحب ولد فضل دین سکنہ مانگا ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مرحوم کی امانتی رقم مبلغ دو صد (۲۰۰) روپیہ اور ایک قطعہ زمین تعدادی ۱۴ مرلہ ۲۴/۱۲ محلہ ج ربوہ مرحوم کے ورثاء کو دلائی جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو ان کے انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ اس کے بعد کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

نوٹ:- مرحوم کے وارث ایک بیوہ۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں بتائے گئے ہیں۔

(قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میرے ایک مخلص کرم فرما مولوی محمد عالم صاحب احمدی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل فتح پور چوڑیاں ضلع گورداسپور آجکل کہاں مقیم ہیں۔ ان کا پتہ درکار ہے۔ جس بھائی کو مولوی صاحب موصوف کا پتہ ہو مطلع فرمائیں۔ اور اگر مولوی کی نظر سے یہ میری تحریر گذرے تو وہ خود مجھے فوراً خط لکھیں میں بعد پریشان ہوں۔ سید نور الحسن زیدی سابق پوسٹ ماسٹر نوح ضلع گوڑگاؤں

حال پوسٹ ماسٹر مہر یا سندھ (پاکستان)

درخواستہائے دعاء

راقم کی بڑی ہمشیرہ مارچ ۱۹۵۵ء انڈسٹریل سکول کا فائنل امتحان دے رہی ہے۔ چھوٹی ہمشیرہ مئی میں مولوی فاضل کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے۔ اور ایک بھائی نے محکمانہ ترقی کے لئے اس سال امتحان دینا ہے ہر سہ کی کامیابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبد القیوم بی۔ اے لاہور چھاؤنی

ہمارے محترم امیر جماعت احمدیہ کرتو (والد صاحب) چودھری اعظم علی صاحب سے آج تقریباً ڈیڑھ ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ مستری اللہ دتہ کرتو ضلع شیخوپورہ

میں عرصہ ۱۰ ماہ سے معطل ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معطلی سے نجات عطا فرمائے۔ محمد یوسف صدیقی ریلوے سینیٹری انسپکٹر کوئٹہ

میں اور میرا چھوٹا بھائی میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ لطیف احمد مبلغ بہاولنگر

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

اردو زبان عوام کے سینوں میں اتر چکی ہے اور بھارت بھر میں بولی جاتی ہے

ریاست حیدرآباد دکن کے وزیر اعلیٰ کی تقریر

حیدرآباد دکن ۱۰ فروری۔ ادارہ ادبیات اردو کی ۲۵ سالہ جوبلی کی افتتاحی تقریب کی صدارت کرتے ہوئے حیدرآباد کے وزیر اعلیٰ مسٹر بی رام کرشن راؤ نے کہا۔ کہ حیدرآباد کسی ایک زبان کا مرکز نہیں ہے۔ بلکہ مختلف زبانوں کے بولنے والوں کا ایک گہوارہ ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ سو سال سے حیدرآباد ادبی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ اردو کی جڑیں سب سے پہلے دہلی میں مضبوط ہوئیں۔ اس کے بعد لکھنؤ میں یہ زبان پروان چڑھی۔ اور بعد ازاں حیدرآباد نے اردو کی سرپرستی کی۔ زبانوں کی تاریخوں کی طرح اردو کی بھی تاریخ ہے۔ اردو کی سرپرستی ابتداء میں بادشاہوں اور امیروں نے کی۔ لیکن جس طرح آج کوئی زبان کسی کا اجارہ نہیں ہے۔ بلکہ عوام کی میراث ہے۔ اسی طرح اردو زبان بھی کسی کا اجارہ یا ملکیت نہیں۔ بلکہ یہ عوام کی ملکیت ہے۔ اردو زبان بادشاہوں کے دربار سے نکل کر اب عوام کے سینوں میں اتر چکی ہے۔ اس جمہوری دور میں کسی زبان کی ترقی عوام کے ہاتھوں ہی ممکن ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ ہندوستان کے دستور اساسی نے پندرہ زبانوں کو مسلمہ قرار دیا۔ اسی طرح دستور کی رو سے ان زبانوں کو بھی پھلنے پھولنے اور ترقی کرنے کا حق حاصل ہے۔ مسٹر رام کرشن راؤ نے جب یہ کہا۔ کہ میں اردو کے مستقبل سے مایوس نہیں ہوں۔ تو سارا ہال پرجوش تالیوں سے گونج اٹھا۔ انہوں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں ایک دوسرے سے مل کر ایک مشترکہ کلچر اور مشترکہ زبان کو جنم دینا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں ہے۔ جب ہم اپنی جدوجہد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ دن بہت جلد آئیگا۔ ملک بھر میں ہر ایک زبان کی ترقی کے لئے جدوجہد کی جارہی ہے۔ زبانیں ترقی کر رہی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اردو ترقی نہ کر سکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا۔ کہ آج اردو کی بعض سمتوں سے مخالفت کی جارہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ملک بھر میں اردو بولی جاتی ہے اسمبلی میں بھی اردو میں تقاریر ہوتی ہیں۔ ان تقریروں کو چاہے ہندی کا نام دو۔ یا کسی اور کا نام۔ لیکن جب ہم تقریر کرنے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو اردو ہی بولنے لگتے ہیں۔ اور اس طرح اردو خود بخود بولی جاتی ہے۔

برطانیہ میں قتل کے متعلق قوانین میں تبدیلی کیجائیگی

لندن ۱۰ فروری۔ اس ہفتہ برطانوی پارلیمنٹ میں ۵ سال کی تجرباتی مدت کے لئے سزائے موت منسوخ کرنے کی نئے سرے سے ایک کوشش کی جائے گی۔ قدامت پسند اور ۳۵ لیبر ممبر اس تجویز کی حمایت کر رہے ہیں۔ کہ سزائے موت کے بجائے عمر قید کی سزا دی جائے۔ پھانسی کی سزا ختم کرنے کے منصوبہ پر ۱۹۴۸ء میں ایک مختصر مدت کے لئے عمل درآمد کیا گیا تھا۔ اور دارالامراء کی مخالفت کی وجہ سے اسے ختم کرنا پڑا تھا۔ یہ منصوبہ دوبارہ پیش کئے جانے کی وجہ پارلیمنٹ میں سزائے موت کے متعلق شاہی کمیشن کی رپورٹ پیش ہونا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ہفتہ پارلیمنٹ میں قتل کے متعلق قوانین میں بھی تبدیلیوں کا اعلان کیا جائے گا۔

مشرق وسطی میں پٹرول کی پیداوار بڑھ گئی

لندن ۱۰ فروری۔ مشرق وسطی میں گذشتہ سال پٹرول کی پیداوار ۱۲ فی صدی سے بڑھ کر ۱۳ فی صدی کا ۷۰ لاکھ ٹن ہو گئی ہے۔ ۱۹۵۳ء کی پیداوار ۱۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تھی۔ ساری دنیا میں گذشتہ سال پٹرول کی پیداوار ۳½ فی صدی بڑھی ہے۔ کویت میں ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ سعودی عرب میں ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن عراق میں ۳ کروڑ ٹن پٹرول پیدا ہوا۔ اس سال بھی یہی تینوں ملک آگے رہیں گے۔ لیکن ایران پر خاص توجہ دی جائے گی۔ جہاں ۱½ کروڑ ٹن کی پیداوار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ آبادان کے کارخانہ میں اس سال ۶۰ لاکھ ٹن سے زیادہ خام پٹرول صاف ہونے کی امید ہے۔

۲۰ ہزار عرب مہاجرین کی آبادکاری

بیروت ۱۰ فروری۔ غزہ کے انتظامی گورنر جنرل میجر جنرل عبد اللہ رفعت نے اقوام متحدہ کی تعمیری و امدادی ایجنسی کے ۱۹۸۷۳ عرب مہاجرین کے لئے بنائے ہوئے ایک کیمپ کا افتتاح کیا۔ اب غزہ کے علاقہ میں کسی مہاجر کو خیمہ میں رہنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیمپ ۱۳۲ فیدان کے رقبہ میں بنایا گیا ہے۔ یہ زمین مصری حکومت نے اسی مقصد کے لئے ہی دی تھی۔ اس کیمپ میں مہاجرین کے ۱۲۶۰ بچوں کے لئے ایک اسکول ایک مسجد سماجی سرگرمیوں کے لئے ایک کلب بنیادی تربیت کا ایک مرکز دالو خوراک پکانے اور تعلیم کے لئے ایک مرکز ایک زچہ خانہ ایک کلینک۔ دودھ کی تقسیم کا ایک مرکز اور زردوزی اور دوسری دستکاریاں سکھانے کا ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ ایجنسی اور مصری حکام کے تعاون سے مہاجرین نے غزہ کے علاقہ میں ایک لاکھ پیڑ لگائے ہیں۔

ڈھائی میل دور کی چیزیں دیکھنے والے آلہ کی ایجاد

نیویارک ۱۰ فروری۔ ایک امریکی کمپنی کورٹس رائٹ کارپوریشن نے یہاں ایک ایسے آلہ کی نمائش کی ہے۔ جس سے بہت تیز روشنی ہوتی ہے۔ اس آلہ کی مدد سے انتہائی تاریکی میں ڈھائی میل دور کی چیزیں نہایت صاف اور واضح طور پر نظر آسکتی ہیں۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے۔ جس کو باسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں۔ فوجی ماہروں کا کہنا ہے۔ کہ روشنی کے اس سفری آلہ سے میدان جنگ میں غنیموں کی نقل و حرکت کا پتہ چل سکتا ہے۔ اور رات میں حملہ آوروں کی تیاریوں کا پتہ چل جائے گا۔

بھارتی حکومت نے اکالی تحریک کچلنے کا حکم دیدیا۔ تمام اکالی لیڈروں کی گرفتاری کا امکان

چندی گڑھ ۱۰ فروری معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند نے مشرقی پنجاب کی حکومت کو صوبہ کی خراب فرقہ وارانہ صورت حال اور امن و قانون کی حالت کے بگڑ جانے کے خطرہ کے پیش نظر واضح ہدایات دیدی ہیں کہ وہ ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے ساتھیوں کی حرکات پر کڑی نگرانی رکھے اور ضرورت ہو تو ماسٹر جی اور ان کے ساتھی لیڈروں کو گرفتار کر لے۔

حکومت ہند کی انہیں واضح ہدایت کے پیش نظر تمام اضلاع میں اکالی لیڈروں پر خاص نگرانی رکھنے کی ہدایات بھیج دی گئی ہیں کہ وہ ایسے تمام لوگوں کی نگرانی کریں جو فرقہ وارانہ اقدامات کے ذمہ وار ہوں اور جن کی سرگرمیاں امن اور قانون کے لئے خطرناک ہوں مشرقی پنجاب کے اعلیٰ سرکاری حلقوں میں پتہ چلا ہے کہ حکومت عنقریب اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے والی ہے۔ لدھیانہ میں جو فساد ہوا تھا اب اس کی تفصیلات حکومت کو مل گئی ہیں لدھیانہ کے حالات کے پیش نظر حکومت مشرقی پنجاب صورت حال سے بہت متردد ہے اور خوف یہ ہے کہ اکالی لیڈروں کی گرفتاری سے پورے صوبہ میں گڑبڑ پیدا نہ ہو جائے اس لئے کہ اکالیوں کا اثر اب پہلے سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ جیسا حالیہ انتخاب کے نتائج سے معلوم ہوا ہے جس میں کانگرسی سکھوں کو بری طرح شکست ہوئی ہے اس بار ہندو سکھوں میں جیسی کشیدگی پائی جاتی ہے ایسی پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی

چوتھے ٹیسٹ میچ کا آنکھوں دیکھا حال

لاہور ۱۱ فروری پاکستان اور بھارت کے درمیان ۱۲ فروری سے پشاور میں چوتھا ٹیسٹ میچ شروع ہو رہا ہے۔ ریڈیو پاکستان لاہور سے اس میچ کا آنکھوں دیکھا حال ۱۲ سے ۱۵ فروری تک ان اوقات میں نشر کیا جائیگا۔ ۹ بجکر ۵۰ منٹ سے ½۱۱ بجے تک، ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ سے ½۱۲ بجے تک، ایک بجکر ۴۰ منٹ سے ۳ بجکر ۱۰ منٹ تک۔ اور ½۳ بجے سے ½۴ بجے تک۔

جاپان پاکستان کی اقتصادی ترقی کا جائزہ لے رہا ہے

کراچی ۱۰ فروری۔ جاپان کی خارجی تجارت کی ... کے نائب صدر مسٹر ... نے کہا ہے کہ ان کی حکومت پاکستان کی اقتصادی ترقی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے رہی ہے اور امکان ہے کہ وہ ایک اقتصادی وفد پاکستان بھیجے گی تاکہ پاکستان کو صنعتی ترقی کے پروگرام میں امداد دی جا سکے۔ نیز دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو زیادہ منافع بخش طریقے پر چلایا جا سکے۔ مسٹر ہسیما جو مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دورہ کر رہے ہیں کراچی میں تین دن قیام کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے جاپان اور پاکستان کے حالیہ تجارتی سمجھوتے پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حکومت اس سمجھوتے کو پورا کرے گی۔

غیر ملکی سیاحوں کو ریل کے کرائے میں رعایت دی جائیگی

کراچی ۱۰ فروری۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے غیر ملکی سیاحوں کے لئے ریلوے ٹکٹ میں ۲۵ سے ۳۰ فیصدی کی رعایت کا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۶ یا زائد افراد کی پارٹی کو ۳۰ فیصدی رعایت ملے گی بشرطیکہ وہ فرسٹ کلاس میں سفر کریں سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے والی پارٹی کو بھی اتنی ہی رعایت مل سکے گی بشرطیکہ پارٹی ۲۸ یا زائد افراد پر مشتمل ہو۔ چار افراد کی پارٹی کو سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے پر ۲۵ فیصدی رعایت دی جائے گی۔ یہ ٹکٹ چھ ماہ کی مدت کے لئے ہوں گے۔ اور سیاح دوران میں قیام بھی کر سکیں گے۔

امریکی مزدور روسی مزدوروں سے بہتر حالت میں ہیں

لاہور ۱۰ فروری۔ پاکستان کا جو اقتصادی وفد روس کے دورے پر گیا تھا۔ اس کے ایک رکن مسٹر حاسی ایم لطیف نے مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ روس کے نوجوان مذہب سے بالکل بیگانہ بنا دیئے گئے ہیں۔ روس میں پانچ فیصد لوگ بھی ایسے نہیں جو عبادت گاہوں میں جاتے ہوں۔ انہوں نے کہا ۲۷ سال بعد روس میں ایک ایسی نسل بن گئی ہے جو اپنے ماضی کو فراموش کر چکی ہے۔ مزدوروں کی حالت کافی اچھی ہے۔ لیکن میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ایک امریکی مزدور روسی مزدور کے مقابلہ میں زیادہ بہتر حالت میں رہتا ہے۔

مقبوضہ کشمیر یونیورسٹی کے چانسلر ایم اے کا امتحان دیں گے

جموں ۱۰ فروری کشمیر یونیورسٹی کے چانسلر ۲۴ سالہ سردار ریاست یوراج کرن سنگھ جو کشمیر یونیورسٹی کے طالبعلم بھی ہیں آئندہ سال ایم اے کا امتحان دیں گے۔ گذشتہ شام جب انہوں نے اپنے اس ارادے کا انکشاف ایک پریس کانفرنس میں کیا تو ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ۱۹۵۲ء میں اپنی یونیورسٹی سے گریجوایٹ ہونے کے بعد سے اب تک آپ ایم اے کے امتحان میں کیوں نہ بیٹھے؟ یوراج کرن سنگھ نے مسکرا کر جواب دیا کہ آپ سمجھتے ہیں کہ گذشتہ دو برس میں میں بہت مصروف تھا۔ اگر یونیورسٹی کا چانسلر امتحان میں ناکامیاب ہو جاتا تو اس سے ایک بری مثال قائم ہو جاتی۔

حکومت مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں ڈھالنے اور صحت مند دستور بنانے کا تہیہ کر چکی ہے

انتشار پسندوں کو کسی حال میں بھی برداشت نہیں کیا جائیگا (میجر جنرل اسکندر مرزا)

کراچی ۱۱ فروری۔ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا نے مولوی تمیز الدین خان کی درخواست پر سندھ چیف کورٹ کے فیصلے اور اس سلسلے میں حکومت پاکستان کی اپیل کے متعلق ایک بیان جاری کیا ہے بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ان واقعات سے عوام کے دلوں میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جہاں تک مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں ڈھالنے اور ملک کے لئے صحت مند دستور بنانے کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں بہر حال ضروری اقدامات بدستور جاری رہیں گے کیونکہ حکومت ان دونوں اہم کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ حکومت ہر قیمت پر امن و امان برقرار رکھے گی اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو اقدامات بھی ضروری ہوں گے۔ ان سے کسی حال میں دریغ نہیں کرے گی۔ انہوں نے خبردار کیا۔ کہ انتشار پسندوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا۔

امریکی فوجوں میں کمی کی جائے گی

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر چارلس ولسن نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ صدر آئزن ہاور کی رائے میں روس کی حکومت میں موجودہ ردوبدل کے باوجود امریکی فوجوں میں تخفیف کے منصوبہ کو ترک کر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ اس منصوبہ کے تحت ۳۰ جون ۱۹۵۶ء تک آرمی میں ۱۳ لاکھ سپاہ سے گھٹا کر ۱۰ لاکھ ۲۷ ہزار سپاہی رہنے دیئے جائیں گے۔ بحریہ ۶ لاکھ ۸۰ ہزار کی بجائے ۶ لاکھ ۵۷ ہزار باقی رکھی جائے گی۔ اور بحری امور سے متعلق دوسری فوجوں کی تعداد ۲ لاکھ ۲۱ ہزار سے کم کرکے ایک لاکھ ۹۲ ہزار کر دی جائے گی۔ البتہ فضائیہ میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔ مسٹر ولسن نے بتایا۔ کہ گذشتہ نومبر میں امریکی فضائیہ ۹ لاکھ ۶۱ ہزار سپاہ پر مشتمل تھی۔ اب اسے ۹ لاکھ ۷۵ ہزار تک پہنچایا جائے گا۔

مسٹر محمد علی کا عزم کراچی

لندن ۱۱ فروری۔ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان جمعہ کے روز ایک دن کے لئے لندن سے بذریعہ طیارہ پیرس اور زیورچ جائیں گے۔ جہاں سے وہ عازم کراچی ہوں گے۔ انہوں نے اپنے پہلے پروگرام کے مطابق ڈیسلڈورف (مغربی جرمنی) جانا ملتوی کر دیا ہے۔ وزیر اعظم محمد علی ۱۳ فروری (اتوار) کی صبح کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔

کشمیر اور نہری پانی کا تنازعہ
پنڈت نہرو کا بیان

لندن ۱۱ فروری۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات کا حل بھی ممکن ہے۔ آپ نے کہا۔ کشمیر کا دو تہائی علاقہ اور تین چوتھائی آبادی بھارتی علاقہ میں ہیں۔ باقی علاقہ اور آبادی پاکستان میں ہیں۔ گذشتہ چھ سالوں میں کئی تبدیلیاں واقع ہو چکی ہیں۔ اب ہم اس مسئلہ کو ایسے طریق سے سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی اور الجھن پیدا نہ ہونے پائے۔ مارچ میں وزیر اعظم پاکستان سے میری گفتگو ہوگی۔ ہم نے لندن کانفرنس میں کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت نہیں کی۔ جب سابق وزیر اعظم کشمیر شیخ عبد اللہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو وزیر اعظم پنڈت نہرو نے جواب دیا۔ "اس سوال کا جواب حکومت کشمیر ہی دے سکتی ہے۔" نہری پانی کے تنازعہ کے بارے میں ایک سوال پر پنڈت نہرو نے بین الاقوامی بنک کے منصوبہ کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا۔ "میرا خیال ہے اس مسئلہ کا بھی اطمینان بخش حل معلوم کیا جا سکتا ہے۔"

گورنر جنرل آئندہ ہفتے کراچی پہنچیں گے

کراچی ۱۱ فروری۔ توقع ہے۔ کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد آئندہ ہفتے کراچی پہنچ جائیں گے وہ طبی معائنہ اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے یورپ گئے تھے۔

پنجاب اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۱۱ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ۷ مارچ ۱۹۵۵ء سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں اسمبلی کے متعلقہ عملہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

مسٹر محمد علی سوڈان جائیں گے

لندن ۱۱ فروری۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی وسط مارچ میں سوڈان جائیں گے

احباب جماعت کی فوری توجہ کیلئے

الفضل کی ابتداء جون ۱۹۱۳ء میں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی اور خود حضور نے ہی کچھ عرصہ اس کی ایڈیٹری فرمائی۔ الفضل پہلے ہفتہ وار۔ پھر ہفتہ میں دو بار۔ پھر روزانہ ہوا۔ اس طرح ہر سال ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا ۱۹۴۷ء تک پہنچا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۳ء میں الفضل کو آزمائش کی جن کٹھن گھڑیوں میں سے گذرنا پڑا۔ وہ ایک تکلیف دہ یاد ہے۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے شروع سے الفضل اپنے مرکز ربوہ سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب کو جو دیرینہ شکایت تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ صحت کی خبر انہیں نہیں پہنچتی وہ بھی دور ہو گئی ہے۔

مگر یہ امر قابل افسوس ہے کہ لاکھوں افراد کی جماعت کے اخبار کی اشاعت اتنی محدود ہو۔ حالانکہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد ایسے آسودہ حال احباب کی ہے جو نہ صرف خود اخبار خرید سکتے ہیں بلکہ دوسرے مستحقین کے لئے پرچے جاری کرا سکتے ہیں۔

پس میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خود الفضل خریدیں اور دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔ جو روزانہ پرچہ جاری نہ کرا سکیں وہ خطبہ نمبر جاری کرائیں

صدران جماعت مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور جاری کرائیں۔ اگر کوئی خود پرچہ نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر منگوایا جائے۔ چھوٹی جماعتیں روزانہ پرچہ نہ خرید سکیں تو وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔

مینیجر صاحب الفضل اعلان کر چکے ہیں کہ اگر پانصد نئے خریدار پیدا ہو جائیں تو خطبہ نمبر بجائے آٹھ صفحات کے بارہ صفحات کا کر دیا جائے گا۔ اور قیمت میں کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ امراء و صدران جماعت و مبلغین کرام اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

اس اعلان کے بعد جو احباب بصورت خریداری و اعانت الفضل کی مدد فرمائیں اس سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

سندھ میں مہاجرین کیلئے مکانات کی تعمیر
صوبائی حکومت نصف رقم خود ادا کرے گی

کراچی ۱۱ فروری۔ سندھ میں دس لاکھ روپے کے خرچ سے مہاجرین کیلئے مکانات تعمیر کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا اس کی نصف رقم صوبائی حکومت خود اپنے پاس سے ادا کرتی ہے۔ باقی رقم حکومت نے مخیر حضرات سے بطور چندہ حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس بارے میں اضلاعی حکام کو سکیمیں بنانے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ اس کام کو منظم طریق پر جلد شروع کیا جا سکے۔

دو لاکھ روپے کی مشینیں

لاہور ۱۱ فروری۔ حکومت پنجاب نے جاپان سے اون کاتنے اور بننے کی دو لاکھ روپے کی مشینیں منگوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مشینیں جھنگ کے اون کاتنے کے کارخانوں میں لگائی جائیں گی۔

پینائے نے وزارت بنانے کی کوشش ترک کر دی

پیرس ۱۱ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر ایم انتوئن پینائے نے فرانس میں نئی وزارت بنانے کی کوشش ترک کر دی ہے۔ انہوں نے اتوار کو وزارت بنانے کی دعوت منظور کی تھی۔